سوال

(149) ایک دفعہ جماعت کے ساتھ نماز پڑھی پھر دوبارہ جماعت کے ساتھ نماز پڑھنی جائز ہے یا نہیں

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ما قول السادة العلماء الکرام فی رجل صلی مع جماعة ثم اَدرک جماعة اخریٰ یصلون تلک الصلٰوۃ ھل لہ ان یصلی معھم ثانیا۔

ترجمہ: اگر کوئی آدمی جماعت سے نماز پڑھ لے، پھر دوسری جماعت اس کو مل جائے تو کیا وہ ان کے ساتھ بھی نماز پڑھ سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نعم جازلہ ان یصلی معھم ثانیا لحدیث یزید بن الاسود قال شھدت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم حجتہ فصلیت معہ صلٰوۃ الصبح فی مسجد الخیف فلما قضی صلٰوتہ انحرف فاذا ھو برجلین فی اخری القوم لم یصلیا فقال علی بھما فجئ بھما ترعد فرائصھما فقال ما منعکما ان تصلیا معنا فقالا یا رسول اللہ انا کنا قد صلینا فی رحالنا قال فلا تفعلا اذا صلیتما فی رحالکما ثم اتیتما المسجد جماعة فصلیا معھم فانھا لکما نافلة رواہ خمسة الا ابن ماجہ وفی لفظ ابی داؤد واذا صلی احدکم فی رحلہ ثم ادرک الصلٰوۃ مع الامام فلیصلھا معہ فانھا لہ نافلة کذا فی المنتقی قال الشوکانی فی النیل ص ۳۴ ج ۲۔ الحدیث اخرجہ ایضا الدار قطنی وابن حبان والحاکم وصححہ ابن السکن وقال الترمذی حسن صحیح وقال قولہ فانھا لکما نافلة فیہ تصریح بان لثانیة فی الصلٰوۃ المعادة نافلة وظاھرہ عدم الفرق بین ان تکون الاولی جماعة او فرادی لان ترک الاستفصال فی مقام الاحتمام ینزل منزلة العموم فی المقال انتھی۔ ولحدیث ابی سعید قال صلی لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فدخل رجل فقام یصلی الظھر فقال الا رجل یتصدق علی ھذا فیصلی معہ اخرجہ الترمذی وحسنہ وابن حبان والحاکم ولحدیث محجن بن الاورع قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو فی المسجد فحضرت الصلٰوۃ فصلی یعنی ولم اصل فقال لی الا صلیت قلت یا رسول اللہ قد صلیت فی الرحل ثم اتیتک قال فاذا جئت فصل معھم واجعلھا نافلة رواہ احمد۔ قال الشوکانی فی النیل ص ۳۳ ج ۲ وحدیث محجن اخرجہ ایضا مالک فی المؤطا والنسائی وابن حبان والحاکم فان قلت قال ابن عبد البر قال جمھور الفقھاء انما یعید الصلٰوۃ مع الامام فی جماعة من صلی وحدہ فی بیتہ اوفی غیر بیتہ واما من صلی فی جماعة وان قلت فلا یعید فی اخریٰ قلت او کثرت ولو اعاد فی جماعة اخریٰ لاعاد فی ثالثة ورابعة الی مالا نھایة لہ وھذا لا یخفٰی فسادہ قال وممن قال بھذا القول مالک وابو حنیفة والشافعی واصحابھم ومن حجتھم قولہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تصلی صلوۃ فی یومین مرتین انتھی قلت من صلی صلٰوۃ فی جماعة ثم مر بجماعة یصلون تلک الصلٰوۃ فاعاد معھم تلک الصلٰوۃ فلا یلزم علیہ محذور لان ھذا امر اتفاقی وقلما یتفق مرورہ الی ثالثة اورابعة فما ظنک بخامسة او سادسة فما ادعی فیہ الفساد لیس فیہ فساد واما قولہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تصلی صلٰوۃ فی یوم مرتین فلا یدل علی ما ادعی قال الشوکانی فی النیل ص ۳۳ ج ۳ قولہ لا تصلوا صلٰوۃ فی یوم مرتین لفظ النسائی لا تعاد الصلٰوۃ فی یوم مرتین قد تمسک بھذا الحدیث القائلون ان من صلی فی جماعة ثم ادرک جماعة لا یصلی معھم کیف کانت لان الاعادة لتحصیل فضیلة الجماعة وقد حصلت لہ وھو مروی عن الصیدلانی والغزالی وصاحب المرشد قال فی الاستذکار اتفق احمد بن حنبل واسحق بن راھویہ ان معنی قولہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تصلوا صلٰوۃ فی یوم مرتین ان ذلک ان یصلی الرجل صلوۃ مکتوبة علیہ ثم یقوم بعد الفراغ منھا فیعیدھا علی جھة الفرائض ایضا واما من صلی الثانیة مع الجماعة علی انھا نافلة اقتداء بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم فی امرہ بذلک فلیس ذلک من اعادة الصلٰوۃ فی یوم مرتین لان لاولیٰ فریضة والثانیة نافلة فلا اعادة حینئذ انتھی۔

فتاویٰ نذیریہ جلد ص ۴۸۱

ترجمہ : ہاں ان کے ساتھ نماز پڑھنا جائز ہے ، یزید بن اسود نے کہا ، میں حجۃ الوداع میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا ، صبح کی نماز مسجد خیف میں پڑھی ، جب فارغ ہوئے تو آپ نے دیکھا دو آدمی پیچھے بیٹھے ہوئے ہیں ، انہوں نے نماز نہیں پڑھی تھی ، آپ نے فرمایا ان کو میرے پاس لائو ، وہ آئے ، توان کے کندھے کانپ رہے تھے ، آپ نے فرمایا ، تم نے ہمارے ساتھ نماز کیوں نہ پڑھی ؟ کہنے لگے ، ہم اپنے خیموں میں نماز پڑھ آئے تھے ۔ آپ نے فرمایا ! ایسا نہ کرو ، جب تم اپنے خیموں میں نماز پڑھ لو ، پھر تم جماعت والی مسجد میں آؤ توان کے ساتھ بھی نماز پڑھ لو ، وہ تمہارے نفل نماز بن جائے گی ۔ امام ترمذی نے کا ، دوسری نماز جو جماعت کے ساتھ پڑھی جائے گی ، وہ نفل ہوگی ، اور پہلی فرض ہوگی ، خواہ جماعت کے ساتھ پڑھی یا اکیلے ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا چکے تھے ۔ ایک آدمی آیا ، آپ نے فرمایا کوئی آدمی ہے ۔ جو اس پر صدقہ کرے اور اس کے ساتھ نماز پڑھے ، اس سے معلوم ہوا کہ جماعت سے نماز پڑھی ہو ، تو بھی دوسری جماعت سے نماز پڑھ سکتا ہے محجن بن اورع مسجد میں آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے ، .جماعت کھڑی ہوئی ، تو انہوں نے جماعت کے ساتھ نماز نہ پڑھی ۔ آپ نے پوچھا ، تو نے نماز کیوں نہیں پڑھی ؟ انہوں نے کہا میں پڑھ چکا ہوں ، آپ نے فرمایا ، جب ایسا واقعہ بنے ، تو نماز دوبارہ پڑھ لیا کرو ۔ یہ نماز تیرے لیے نفل ہو جائے گی ۔ اگر کوئی آدمی گھر میں پہلے اکیلا نماز پڑھے اور پھر اس کو جماعت کے ساتھ نماز مل جائے ، تو دوبارہ پڑھ لے ۔ اور اگر پہلے بھی جماعت ہی سے نماز پڑھی ہو ، اور پھر دوسری مرتبہ جماعت ملے تو پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے ۔ امام مالک ' ابو حنیفہ ' اور شافعی کا یہی مذہب ہے اور امام احمد ، اسحٰق بن راہویہ کا مذہب یہ ہے ۔ کہ پھر دوسری جماعت میں بھی شامل ہو جاوے ۔ اور جو حدیث میں آیا ہے ۔ کہ ایک نماز دو مرتبہ نہ پڑھی جائے ، تو اس کا مطلب یہ ہے ، کہ دونوں مرتبہ فرض کی نیت کر کے نہ پڑھے ۔ بلکہ دوسری مرتبہ نفل کی نیت کرے ۔

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 3 ص 45-47

محدث فتویٰ